Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۷ احسان ۱۳۵۴ھش ۔ ۲۷ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۷ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

سر درد میں پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے البتہ کمزوری ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

عزیزم مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب (امریکہ) کے ہاں ۶ جون ۱۹۷۵ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچہ پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کے لئے اسے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا میں سرفرازی بخشے۔ بچہ کا نام نعمان پاشا برکت اللہ تجویز کیا گیا ہے بچہ محترم قاضی عطاء اللہ صاحب سابقہ نخورد لاہور کا پوتا اور محترم محمد شفیع صاحب گوندل مرحوم سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے، ایم ایڈ، پی ایچ ڈی جیکسن مسیسپی یونیورسٹی سے منسلک ہیں متعدد دینی کتب کے مصنف، اہلِ قلم، مخلص اور سلسلہ کا درد رکھنے والے نوجوان ہیں۔

(خاکسار (میاں) محمد ابراہیم مبلغ مڈویسٹ سرکل۔ امریکہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا باونواں اجلاس ۲۶ جولائی ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب مقالات پیش کریں گے:-

۱۔ قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا ذکر۔
مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر
۲۔ عیسائیت کے جدید رجحانات
مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۳۔ قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراض دربارہ عورت کے مقام کا جواب۔
مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید ایک ایسا لعلِ تاباں اور مہرِ درخشاں ہے جس کی سچائی ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہے

یہ جن کمالات کا مدعی ہے ان کا خود ثبوت دیتا ہے اور اس کی زبان الہامی اور اُمّ الالسنہ ہے

"قرآن مجید ایک ایسا لعلِ تاباں اور مہرِ درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالفِ دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھا دیں اسی قدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حُسن اور جمال سے ہر ایک اہلِ بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ۔ ۔ اس ازلی نور نے آپ اپنے منجانب اللہ ہونے کا ہر ایک پہلو سے ثبوت دیا ہے۔ اس میں یہ ایک عظیم الشان خصوصیت ہے کہ وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعویٰ کرتا اور آپ ہی اس دعویٰ کا ثبوت دیتا ہے اور یہ عظمت کسی اور کتاب کو نصیب نہیں اور منجملہ ان دلائل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہیں ایک بزرگ دلیل وہ ہے ۔ ۔ ۔ جو اُمّ الالسنہ کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے جس کا آبِ زلال ستاروں کی طرح چمکتا اور ہر ایک معرفت کے پیاسے کو یقین کے پانی سے سیراب کرتا اور شکوک و شبہات کی میلوں سے صاف کر دیتا ہے یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کی تائید میں پیش نہیں کی۔ ۔ ۔

خلاصہ مطلب اس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے ۔ ۔ یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف اُمّ الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں ہے اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے۔"

(منن الرحمٰن صفحہ ۷ تا ۱۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ احسان ۱۳۵۴ھ
۲۷ جون ۱۹۷۵ء

عذابِ الٰہی سے امان دینے والے سعادت کے نشان

شیطان مومنوں کو بالعموم جو دھوکے دیتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ انہیں یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ ابھی زندگی کا بڑا حصہ باقی ہے پہلے کچھ دنیا کا لطف اُٹھالو بعد میں توبہ کرکے تلافیٔ مافات کرلینا۔ اِس دھوکہ دہی سے غرض اُس کی یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح ایک مومن گناہ آلود زندگی اختیار کرکے اپنی رُوحانیت تباہ کرلے اور پھر اِس قابل ہی نہ رہے کہ وہ دین اور اس کی اغراض کی طرف واپس لوٹ سکے اور اِس طرح خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مستحق عذاب بن جائے۔

اُس کے اِس دھوکہ سے بچنے کے لئے مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ جو قہرِ الٰہی سے بچنا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ اُسی زمانہ میں جبکہ وہ ہر طرح امن میں ہے انابت الی اللہ اختیار کرے اُس سے اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کرے اور خاص تعہد سے نیکیاں بجالائے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اُس وقت اور زمانہ میں جب زمین پر لوگوں کی نافرمانیوں اور بد اعمالیوں کی پاداش کے طور پر اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب بھڑکتا ہے تو وہ اسی کے قہر اور عذاب سے محفوظ رہے گا۔ برخلاف اِس کے اگر وہ غفلت میں زندگی بسر کرے گا اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خدا کی طرف رجوع اختیار کریگا اور عذاب الٰہی سے نجات کے لئے اُسے پکارے گا تو ضروری نہیں کہ خدا اُس کی پکار کو سُنے اور اُسے اُس عذاب سے نجات عطا کرے کیونکہ مہلت بھی ایک حد تک ہی ملتی ہے جب خدا تعالیٰ آخری عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کر دیتا ہے جس کے بعد مزید کوئی مہلت نہیں دی جاتی تو پھر خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا کسی کام نہیں آتا۔ اُس وقت کی دُعائیں اس کی جناب میں قبولیت کا شرف نہیں پاتیں۔

اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باربار انسانوں کو اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ قبل اِس کے کہ ان کی بداعمالیوں کا وبال ان پر پڑے اور وہ موردِ عذاب بنیں وہ عذاب سے بچاؤ کا سامان کرلیں اور وہ یہی ہے کہ وہ امن اور عافیت کے زمانہ میں اُس کے جملہ احکام بجالاکر اُسے راضی کرنے کی کوشش کریں اور اُس سے اپنا معاملہ صاف کرلیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک پکڑے جائیں اور اُسکے غضب سے کسی صورت بچ نہ سکیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بندوں کو ایک جگہ مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ لا اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لا اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(الزمر آیات ۵۵ تا ۵۹)

ترجمہ:- اور تم سب اپنے رب کی طرف جھکو اور پیشتر اس کے کہ تم پر ایسا عذاب نازل ہو جس کے نزول کے بعد تمہاری مدد کو کوئی نہ پہنچ سکے اُس کے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور جو کچھ تمہاری طرف اُترا ہے اس میں سے (اپنے مطابقِ حال) سب سے بہتر حکم کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم جانتے بھی نہ ہو تا ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ جو کچھ اللہ کے بارہ میں مَیں نے کمی کی ہے اُس کی بناء پر مجھ پر افسوس! اور میں تو (وحیٔ الٰہی کو) حقیر سمجھتا رہا تھا، یا کوئی یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھے (جبراً) ہدایت دیدیتا تو مَیں بھی متقیوں میں سے ہو جاتا، یا جب عذاب کو دیکھے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے واپس جانے کا موقع ملتا تو مَیں سنوار کر نیکیاں بجالانے والوں میں شامل ہو جاتا۔

اِن آیات کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ جو لوگ امن اور عافیت کا زمانہ تو غفلت، بے فکری اور عیش میں گزار دیتے ہیں اور جب خدائی گرفت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا شروع کر دیتے ہیں وہ سراسر نقصان اُٹھانے والوں میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ نزولِ عذاب کے وقت ایسے لوگوں کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں اور وہ کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتے۔ ہر چند کہ آیاتِ مذکورہ بالا کے سیاق و سباق سے یہ مفہوم از خود واضح ہوئے بغیر نہیں رہتا تاہم اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اسے کھول کر بھی بیان فرمایا تاکہ اِس بارہ میں کوئی اشتباہ نہ رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے غافل اور بداعمال شخص کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (الزمر آیت ۶۰)

ترجمہ:- (ایسا) ہرگز نہیں ہو سکتا (یعنی نزولِ عذاب کے بعد نہ افسوس کا اظہار کرنا کام آسکتا ہے، نہ اور کسی طریق پر تلافیٔ مافات کی صورت نکل سکتی ہے) کیونکہ تیرے پاس ہمارے نشانات آچکے ہیں پھر بھی تُونے ان کا انکار کیا اور تکبر سے پیش آیا اور کافروں میں شامل ہو گیا۔

اِن آیات سے ثابت ہے کہ انسان کے لئے عافیت اِسی میں ہے کہ وہ امن کے زمانہ میں جبکہ عذاب الٰہی کا دُور دُور بھی کوئی نشان نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرے، استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنائے اور اُسی سے اُس کی پناہ طلب کرنے میں لگا رہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہوگا اور اسے آنے والے عذاب سے پناہ میں لے لیگا۔ اور اگر امن اور عافیت کے زمانہ کو وہ غفلت اور نافرمانی میں گزارے گا اور عذاب کے نزول کے وقت خدا کو مدد کے لئے پکارے گا تو پھر اُس کی یہ چیخ و پکار اور آہ و زاری رائیگاں جائے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امن و عافیت اور سلامتی کی اِس قرآنی راہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ کا رحم ہے اُس شخص پر جو امن کی حالت میں اُسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھُلاتا خدا تعالیٰ اُسے مصیبت کے وقت نہیں بھُلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اُس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذابِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دُعا میں مصروف رہتا ہے، صدقات دیتا ہے، امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے، اپنے اعمال کو سنوار کر بجالاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔"

(ارشادات مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰)

پس عذابِ الٰہی کے نزول سے قبل خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا، دُعا میں مصروف رہنا، صدقات دینا، امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرنا، ہر بدی سے بچنا اور ہر نیکی کو سنوار کر بجالانا سعادت کے وہ نشان ہیں جو عذاب الٰہی سے امان دینے والے ہیں۔ انہی کی وجہ سے انسان عذاب الٰہی سے محفوظ رہتا اور ایسے وقت میں خدائی امان کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ بصورت دیگر جو لوگ فسق و فجور اور نافرمانی میں دن رات مستغرق رہتے ہیں اور عذاب کے وقت روتے اور گڑگڑاتے ہیں وہ عذاب کا نشانہ بنے بغیر نہیں رہتے۔ سعادت اسی میں ہے کہ انسان قبل از نزول بلا خدا کو راضی کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم)

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرہ سے خرابیاں دور کرنا اور دوسروں کی رشد و اصلاح اور تربیت کی کوشش کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے اجر و ثواب اور خیر و برکت کا موجب ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

"نیکی کی طرف توجہ دلانے والا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔"

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ

فَوَاللّٰہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ
اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَّاحِدًا
خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

(مسلم)

اگر تیرے ذریعہ سے ایک شخص کو ہدایت مل جائے تو یہ بات تیرے لئے سرخ اونٹوں کے حاصل ہو جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ یاد رہے کہ عرب میں سرخ اونٹ نہایت بیش قیمت اور قابل قدر سمجھا جاتا ہے۔

مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہے اُسے اُسی قدر ثواب ملتا ہے جتنا اس شخص کو ملتا ہے جو ہدایت پر عمل کرتا ہے اور اُس کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اُس کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کو ہوتا ہے اور اُن کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی (مسلم) جب چاروں طرف گمراہی پھیلی ہوئی ہو، لوگ خدا تعالیٰ کے احکام کی کھلم کھلا نافرمانی کر رہے ہوں اور گھروں کے گھر دیہاتوں کے دیہات اور شہروں کے شہر فسق و فجور میں مبتلا ہوں ایسے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا اور احکام شریعت کو نافذ کرنا اور اپنے اعمال و افعال اور کردار سے اسلامی سیرت کا نمونہ پیش کرنا عظیم ثواب کا موجب ہے۔ حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ
عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ
اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ

(بیہقی)

"جو شخص میری امت کی خرابی کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے گا اُس کو ایک سو شہید کا ثواب ملے گا۔"

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی غرض سے قائم فرمایا ہے کہ اس جماعت کے افراد اسلامی شریعت کو از سر نو زندہ کریں اور قرآن و سنت کے خادم بنکر صحیح اسلامی نمونہ لوگوں کے سامنے کریں اور اہل دنیا پر اپنا نیک اثر ڈال کر اُن کے دل اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ وسلم کے لئے جیتیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ اُن لوگوں کا پورے استقلال اور صبر و استقامت سے مقابلہ کرتے چلے جائیں جو دین اسلام میں بگاڑ اور فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہمارے آقا سید الانبیاء حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہی امید وابستہ فرمائی تھی۔ چنانچہ حدیث نبوی ہے حضور نے فرمایا کہ:۔

اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ
ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَوْمٌ
لَھُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِھِمْ
یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ

(البیہقی)

ترجمہ: اس امت کے آخر میں ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جنہیں ان سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی) کی مانند اجر و ثواب ملے گا وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور دین میں فتنہ پیدا کرنے والوں کا مقابلہ کریں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔" (کشتی نوح)

(۲) "یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنے کے لئے ہے۔ ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں" (ازالہ اوہام ص۵۶۱)

(۳) "خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اُسے قائم کرے۔" (تقریریں)

(۴) "تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔" (راز حقیقت)

(۵) "پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد سوم ص۹۶)

پس ہر احمدی مسلمان کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنے ماحول میں نیکیوں کو قائم کرنے اور بدیوں اور بد نیتوں کو مٹانے میں کوشاں رہے نہایت استقلال و التزام کے ساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فرض انجام دیتا رہے اور حکمت و دانش اور نور فراست سے کام لیکر موقع و محل کے مطابق عمدہ اور احسن طریق پر اس مقدس فرض کو بجا لاتا رہے تاکہ ہماری ان ناچیز کوششوں اور درد مندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں دنیا سے ہر قسم کے فساد ظلم، ناانصافی، حق سے دوری اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا خاتمہ ہو کر یہ دنیا انسانیت کے محسن اعظم، رحمت دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب کریم کی رضا کو حاصل کرلے اور حقیقی امن و عافیت کا گہوارہ بن جائے۔ آمین

آخر میں حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو ارشادات درج کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں تاکہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان فرمودات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اہم فرض کو کبھی فراموش نہ کریں۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے عام لوگوں کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک یہ حالت نہ ہو جائے کہ وہ اپنے سامنے برے کام ہوتے دیکھیں اور ان کو روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی نہ روکیں جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ

. . . .

. . . .

خواص و عوام سب پر عذاب نازل کرتا ہے۔"

(مسند احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) مروا بالمعروف وانهوا
عن المنكر حتى اذا رأيت
شحًا مطاعًا وهوًى
متبعًا ودنيا مؤثرة
... فعليك بخاصة
نفسك ودع العوام
فان من ورائكم ايامًا
الصابر فيهن كالقابض
على الجمر للعامل
فيهن مثل اجر خمسين
رجلًا يعملون بعملكم"

(مسند احمد بن حنبل، ابوداؤد،
السنۃ مزنا)

یعنی "تم نیکی کا حکم دیتے چلے جاؤ اور برائی سے منع کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم اس زمانہ کو دیکھو جبکہ لالچ کی اطاعت اور خواہشات نفس کی پیروی کی جائے گی اور دُنیا کو مقدم کیا جائے گا اس وقت تمہیں خاص طور پر اپنے نفس کی نگہداشت کرنی چاہیئے اور عوام سے کنارہ کش ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے پیچھے ایسے دن بھی آئیں گے جن میں صبر کرنیوالے انگاروں پر لوٹنے والوں کی مانند ہوں گے۔ اُن ایام میں دین کی خدمت بجا لانے والا ہر شخص پچاس آدمی کے برابر اجر پائے گا۔"

واخر دعونا ان الحمد
للہ رب العالمین

وقفِ زندگی کی اہمیت

"خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو ٭ اسکے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو"

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کوٹ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران آیت ۱۰۵)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلاتے۔ اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے پیش نظر مسلمانوں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیئے کہ جو اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کریں اور لوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دیں بدی سے روکیں۔ اور ان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں گذرے ان کے دلوں سے یہ آواز نکل رہی ہو کہ ہماری نمازیں ہماری قربانیاں اور ہمارا جینا اور مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو ایسے لوگ اپنے پاک نمونہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ انقلاب عظیم برپا کر سکتے ہیں۔ اور جہالت گمراہی اور ظلمت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کو اجالے میں بدل سکتے ہیں۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ ان کا اہم کام فریضہ تبلیغ سرانجام دینا تھا اُس زمانہ میں نہ گاڑیاں تھیں نہ موٹریں۔ نہ دخانی جہاز تھے اور نہ ہوائی جہاز۔ پھر بھی وہ شام۔ ایران عرب اور مصر وغیرہ سے نکل کر سمندروں کے سینہ پر اپنے بادبانی جہاز اڑاتے اور بے برگ و گیاہ ریگستانوں اور پُرخطر کوہستانوں میں اونٹ اور گھوڑے دوڑاتے ایشیا افریقہ اور یورپ کے شہروں اور قصبوں تک جا پہنچے اور تبلیغ کے ذریعہ اور اپنے اعمال و کردار کے ذریعہ وہاں کے باشندوں کو حلقہ بگوش اسلام بنایا۔ افسوس کہ بعد میں مسلمانوں نے اس اہم فریضہ کو فراموش کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اتفاق و اتحاد کی برکات سے محروم ہو گئے۔

تبلیغ اسلام ہی مسلمانوں کا مخصوص نشان ہے جس کے ذریعہ اسلام کی تعلیم کا صحیح نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ تمام لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جا سکتا ہے اور باہمی اخوت و محبت کا رشتہ مضبوط رہ سکتا ہے۔ آج اگر کوئی اسلام کی تبلیغ کر رہا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ جس کی داغ بیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ تا ایک مرتبہ پھر تمام مسلمان متحد ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور اسلام ایک مرتبہ پھر تمام ادیان پر غالب آ جائے دنیا پر اللہ تعالیٰ کی توحید کا ڈنکا بجے۔ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو اور دنیا کے کونے کونے میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ گونجے۔

اگر کسی کو یہ نظر نہیں آتا کہ تبلیغ اسلام کا فریضہ کون لوگ سرانجام دے رہے ہیں تو وہ عیسائیوں کے پاس جائیں یہودیوں کے پاس چلے جائیں امریکہ میں چلے جائیں یورپ میں چلے جائیں۔ افریقہ میں چلے جائیں۔ غرضیکہ کسی ملک اور جس قوم کے اندر وہ جائیں گے وہاں کے سامنے احمدیوں کا نام ہی لیں گے۔ تبلیغ کی یہ خصوصیت احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نقش قدم پر چل کر ملی ہے۔

جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جس کا قرآن شریف نے خصوصی نشان یہ بتایا ہے کہ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اس نص صریح کی پابند صرف احمدی جماعت ہے جو نام کی جماعت نہیں بلکہ کام کی جماعت ہے اور اس کا امام بھی زندہ ہے اور اس کا کام بھی زندہ ہے

پس اے احمدیت کے فدائیو! اس وقت اسلام کا غلبہ تمہارے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے۔ تم کثرت کے ساتھ تبلیغ اسلام اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو۔ اور مسیح پاکؑ کی اس وصیت کو مد نظر رکھو فرماتے ہیں:-

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جائے۔ کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری موت۔ میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے۔ اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہو۔"

(الملفوظات جلد دوم ص۱۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر کبیر جلد ششم ص۲۰۲ پر وقفِ زندگی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

"دین کی خدمت کے لئے جتنے لوگوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنی چاہیئے اُتنے لوگ اپنی زندگی وقف نہیں کر رہے۔ حالانکہ جب تک اس امر کی طرف توجہ نہیں ہوگی ہمارا کبھی وہ پیمان پورا نہیں ہوگا جو ہم خدا کے ساتھ بیعت کے وقت کرتے ہیں اور جب تک ہم اپنے پیمان کو پورا نہیں کرتے اس وقت تک خدا تعالیٰ کا ہمارے متعلق جو عہد ہے اسکے بھی ہم کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔"

اے احمدیت کے شیدائیو! جب تبلیغ اسلام کا فریضہ تمہارے ذریعہ سے سرانجام پانا ہے۔ تو تم سستی مت دکھاؤ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرو۔ اور سسکتی اور پیاسی روحوں کو روحانی آب حیات پلاؤ۔ تا وہ حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی پا سکیں اور خدا کے نزدیک نجات یافتہ لکھے جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۳ء میں فرمایا تھا:۔ "خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت خانہ کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو

۳ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور نعرہ ہائے تکبیر و توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے۔"

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ وہ امیر جو لوگوں پر افسر مقرر ہے اور اُن کا حاکم ہے وہ اپنی نگرانی کے متعلق جوابدہ ہوگا اور ہر مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اور ہر عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی۔ اور ہر غلام اور ملازم بھی اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے پوچھا جائے گا اور حقیقت یہ ہے کہ اپنے اپنے دائرہ عمل میں تم سب سب نگران و ذمہ دار ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارہ میں جواب طلبی ہوگی۔"

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"مَنْ رَّأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ"

(مسلم)

"تم میں سے جو کوئی بُری بات پر عمل کرتے ہوئے کسی کو) دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اُس کی اصلاح کر دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے ہی (سمجھا بجھا کر) روک دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر اپنے دل (میں ہی اُس سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"

(باقی)

ضروری اعلان

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب آف کرونڈی جو کسی ضروری کام کے لئے باہر گئے تھے یکم جون سے ان کی خیریت کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اُن کے گھر والے، اعزاء و اقارب اور دوست سب پریشان ہیں۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں تو جلدی سے گھر واپس آجائیں یا اپنی خیریت کی اطلاع دیں۔

محمد یعقوب سیکرٹری امور عامہ
کرونڈی۔ ضلع خیرپور (سندھ)

وصایا

(۱۱)

مسل نمبر ۲۲۱۲۳

میں حسن بی بی زوجہ دین احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۲۵۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۷۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ حسن بی بی زوجہ دین احمد صاحب م/و عبدالسلام صاحب کریانہ مرچنٹ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ دین احمد (خاوند موصیہ) پھیرو چیچی۔ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۴

میں بشیراں بی بی بیوہ دین محمد صاحب مرحوم۔ قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۴۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۷۰۰/- روپے
۳۔ نقد مبلغ ۱۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشیراں بی بی معرفت عبدالسلام صاحب کریانہ مرچنٹ پھیرو چیچی۔ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اقبال ولد دین محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۵

میں مبارکہ بیگم زوجہ محمد اقبال صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۲۸۰۰/- روپے
۳۔ ایک عدد بھینس مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ۔ مبارکہ بیگم معرفت عبدالسلام صاحب کریانہ مرچنٹ پھیرو چیچی کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اقبال ولد دین محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پھیرو چیچی۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۶

میں اختر احمد راجوروی ولد محمد عبد صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ بیل ۳ عدد قیمتی ۲۰۰۰/- روپے
۲۔ ایک عدد بکری قیمتی ۱۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمینداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ اختر احمد راجوروی ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ کرم الٰہی ولد مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ناصر آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۷

میں محمد ہاشم سعید ولد چوہدری فیض عالم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن۔ انگلستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- پونڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ہاشم سعید ۵۲ ارسیلڈن پارک روڈ ساؤتھ فیلڈز لنڈن۔ ایس ڈبلیو ۱۸-انگلستان۔

گواہ شد۔ منیر الدین شمس ولد مولانا جلال الدین شمس لنڈن انگلینڈ۔ گواہ شد۔ سید ناصر آفتاب ابن سید عبدالکریم صاحب لنڈن۔ انگلستان۔

خدام کے انعامی مقالے کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۷۵ء ہے (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا امتیازی نتیجہ

اپریل ۱۹۷۵ء میں ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا سالِ رواں کا پہلا مرکزی امتحان ہوا۔ ابھی تک مندرجہ ذیل مقامات سے پرچے موصول ہوئے ہیں۔ لاہور، شیخوپورہ، سانگلہ ہل، ساہیوال، گجرات، مانگھٹ، حیدرآباد، کنری، ملتان، پشاور، برٹ نواز، حسن پور ضلع لائلپور، پیر محل ضلع لائلپور، نور نگر فارم، محمود آباد فارم، گوٹھ فقیر محمد، پھیرو چیچی، احمد نگر۔ امتیازی نتیجہ حسبِ ذیل ہے:۔

ناصرات شہر

معیار اوّل:۔

حامدہ رزین کنری	۴۷/۵۰	اوّل
افتخار بیگم "	۴۳	دوم
امۃ الجمیل "	۴۳	دوم
نصرت اکرم محمد نگر لاہور	۴۲	سوم

معیار دوم:۔

امۃ النصیر گلشن پارک لاہور	۴۸/۵۰	اوّل
عفت ہما شمس پشاور	۴۸	اوّل
امۃ الواسع بشریٰ گجرات	۴۷	دوم
بشریٰ نزہت گلبرگ III لاہور	۴۷	دوم
بشریٰ مجید " "	۴۶	سوم

معیار سوم:۔

رضوانہ مشتاق گجرات	۴۵/۵۰	اوّل
طیبہ صادق ماڈل ٹاؤن لاہور	۴۴	دوم
فرحانہ مشتاق گجرات	۴۴	دوم
بشریٰ محمود ماڈل ٹاؤن لاہور	۴۳	سوم

ناصرات دیہات

معیار اوّل:۔

ناصرہ تسنیم احمد نگر	۴۷/۵۰	اوّل
ناظمہ بشریٰ "	۴۷	اوّل
عابدہ خان "	۴۲	دوم
منصورہ قدوس نور نگر فارم	۴۱	سوم

معیار دوم:۔

ریحانہ شوکت نور نگر فارم	۴۲/۵۰	اوّل
امۃ الودود "	۴۱	دوم
صدیقہ بی بی گوٹھ فقیر محمد	۴۱	دوم
امۃ المتین "	۴۰/۵۰	سوم
خالدہ نور نگر فارم	۴۰	سوم

معیار سوم:۔

فہمیدہ ناز گوٹھ فقیر محمد	۴۴/۵۰	اوّل
نسیم بیگم احمد نگر	۴۳	دوم
ناصرہ تبسم "	۴۲	سوم
ناصرہ مطیع اللہ "	۴۲	سوم
طاہرہ ودود محمود آباد فارم	۴۲	سوم

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

یکم تا ۱۰ رجولائی/وفا "عشرہ وقفِ جدید" منایا جائے

"وقفِ جدید" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منشاءِ الٰہی کے ماتحت جاری فرمودہ حضور رضؓ کے آخری ایام کی نہایت ہی مبارک اور مقدس تحریک ہے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور استحکام اور غلبۂ اسلام کے حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے اور اپنے مفوضہ کام کی بطور احسن سرانجام دہی کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

وقفِ جدید کے اٹھارھویں سال کا نصف ۳۰ رجون/احسان تک اختتام پذیر ہو رہا ہے اسلئے جملہ عہدیداران و احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر کی جماعتوں میں یکم تا ۱۰ روفا/جولائی "عشرہ وقفِ جدید" منا کر احباب جماعت پر وقفِ جدید کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول کے علاوہ وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے اور وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں کیونکہ صیغہ ہذا کو اس وقت اپنے ماہانہ اخراجات پورے کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ضروری اعلان

احباب نوٹ فرمالیں کہ شعبہ جائیداد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے (۱) "تشخیص جائیداد موصیان" (۲) "جائیداد" اکثر احباب ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کی ڈاک ناظم جائیداد کے نام بھجوا دیتے ہیں جس کی وجہ سے کارروائی میں غیر معمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔ احباب خصوصاً تشخیص جائیداد کے سلسلہ میں ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کا ہی پتہ تحریر فرمائیں صرف "ناظم جائیداد" نہ لکھا کریں۔ (ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

اعلانِ نکاح

۱۳ رجون ۱۹۷۵ء کو احمدیہ ہال کراچی میں نماز جمعہ سے قبل محترم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میری بھانجی عزیزہ امۃ الجمیل بیگم بی۔اے بنت محترم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی مرحوم کا نکاح عزیزم شاہد احمد صاحب بی کام ولد مکرم عبدالواحد صاحب آف بہار سے بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (حافظ مبین الحق شمس۔ پایئن بگڈپو۔ دار العلوم شرقی۔ ربوہ)

قائدین مجالس! کیا آپ اپنی مجلس کا تدریجی بجٹ پورا کر چکے ہیں؟ (مہتمم مال مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ بیرونِ ربوہ کا دوسرا امتحان

ناصرات بیرونِ ربوہ کا دوسرا امتحان انشاء اللہ آخر جولائی ۱۹۷۵ء میں ہوگا۔ نصاب حسبِ ذیل ہے:۔

معیار اوّل:۔

"یاد رکھنے کی باتیں" صفحہ ۲۲-۲۵۔ مختصر تاریخ احمدیت چند متفرق امور صفحہ ۱۱ سے آخر تک۔

کتاب راہِ ایمان دسواں سبق سے آخر تک۔ پانچویں سیپارے کے آخری رکوع کا اردو ترجمہ۔

آم کا مربہ یا ٹماٹر کی چٹنی بنانے کی ترکیب۔

معیار دوم:۔

مختصر تاریخ احمدیت مقبرہ بہشتی صفحہ ۴۹ تا صفحہ ۵۹ سے تصانیف تک۔ راہِ ایمان میں جماعت احمدیہ کے عقائد۔ دعائے قنوت کا اردو ترجمہ۔ دوسرے سیپارے کے آخری رکوع کا ترجمہ۔ مشین اور ہاتھ سے سلائی کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

معیار سوم:۔

الحمد شریف اور اس کا اردو ترجمہ۔ ایک حدیث اور اس کا ترجمہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایک اردو الہام۔ نماز کے آداب۔ ارکانِ اسلام۔ مسجد کے آداب۔ یاد رکھنے کی باتیں صفحہ۔

ناصرات کی عہدیداران پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں اور ناصرات کو تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب کے پاؤں پر چوٹ آگئی تھی۔ زخم ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ چل پھر بھی نہیں سکتے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

۲۔ نیز میرے خسر ملک عبدالحمید صاحب عارف صدر حلقہ گڑھی شاہو لاہور فالج کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (حمید احمد خان ریڈیو اینڈ ٹی وی انجینئر مسلطان پورہ لاہور)

۳۔ لائلپور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ عزیزم شیخ اشرف پرویز صاحب ابن شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس تین چار روز سے پیٹ درد میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ (محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

۴۔ میری چھوٹی بچی کچھ عرصے سے بیمار ہے تمام بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے۔ میری صحت بھی کچھ عرصے سے کمزور چلی آرہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(زینت اسلام بنت حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم چمن آباد۔ لاہور)

۵۔ میرے چھوٹے بھائی کیپٹن ممتاز احمد صاحب ۱۲ رجون کو کاغان ویلی میں ایک ہزار فٹ کی بلندی سے گر کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ ۱۳ رجون کو انہیں علاج کے لئے C.M.H میں پہنچا دیا گیا۔ تا حال بیہوش ہیں احباب سے انکی کامل صحتیابی کیلئے درخواست دعا ہے (شفقت رشید لائلپور)

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰/- روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ فون ۵۳۸